قُربانی کا ارادہ رکھنے والے کے لیے کن چیزوں کا کرنا ممنوع ہے؟

[Urdu–اُردو– الأُردية]

فتوی: شعبۂ علمی اسلام سوال وجواب سائٹ

ترجمہ: اسلام سوال وجواب سائٹ

مراجعہ وتنسیق: عزیز الرّحمن ضیاء اللہ سنابلیؔ

ما الذي يمتنع عنه من أراد أن يضحّي؟

فتوى: القسم العلمي بموقع الإسلام سؤال وجواب

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب

مراجعة وتنسيق:عزيز الرحمن ضياء الله السنابلي

70290: قربانی کاارادہ رکھنے والے کے لیے کن چیزوں کا کرنا ممنوع ہے؟

سوال: غیر حاجی مسلمان کے لیے عشرہ ذوالحجہ کے ابتدائی ایام میں کیا کیا کرنا واجب ہے؟
یعنی کیا قربانی کرنے سے پہلے ناخن اور بال کاٹنا جائز نہیں ہے اور کیا مہندی لگانا اور نیا لباس پہننا قربانی کے بعد ہی جائز ہے؟

بتاریخ 2010-11-08 کو نشر کیا گیا

جواب:

الحمدللہ :

جب ذوالحجہ کا چاند نظر آ جائے تو جو شخص قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہو اس کے لیے اپنے جسم کے بال اور ناخن کاٹنے یا پھر جلد کاٹنا حرام ہے، لیکن اس کے لیے نیا لباس زیب تن کرنا اور مہندی اور خوشبو لگانا یا پھر بیوی سے جماع اور مباشرت کرنی حرام نہیں ہے .

یہ حکم صرف اس شخص کے لیے ہے جو شخص قربانی کرنا چاہتا ہے اس کے اہل خانہ کے باقی افراد کے لیے نہیں ہے، اور جسے قربانی کرنے کا وکیل بنایا گیا ہے اس کے لیے بھی یہ حکم نہیں ہے چنانچہ اس کی بیوی اور بچوں اور وکیل پر یہ اشیاء حرام نہیں ہیں۔

اس حکم میں عورت اور مرد دونوں برابر ہیں، اس لیے اگر عورت اپنی جانب سے قربانی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے چاہے وہ شادی شدہ ہو یا شادی شدہ نہ ہو تو عمومی نصوص کی بنا پر اس کے لیے اپنے بال اور ناخن کاٹنے منع ہیں .

اور اسے احرام کا نام نہیں دیا جا سکتا؛ کیونکہ احرام تو صرف حج یا عمرہ کے لیے ہوتا ہے، اور پھر محرم شخص احرام کی چادریں زیب تن کرتا ہے اور اس کے لیے خوشبو کا استعمال، بیوی سے جماع کرنا اور شکار کرنا جائز نہیں ہے، لیکن قربانی کا ارادہ رکھنے والے شخص کے لیے ذوالحجہ کا چاند نظر آنے کے بعد یہ سب کچھ جائز ہے، صرف اس کے لیے بال اور ناخن کٹوانے اور اپنی جلد کاٹنی ممنوع ہے .

ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(إِذَا رَأَيْتُمْ هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُضَحِّيَ ، فَلْيُمْسِكْ عَنْ شَعْرِهِ وَأَظْفَارِهِ)

"جب تم ذوالحجہ کا چاند دیکھ لو تو تم میں سے قربانی کرنے کا ارادہ رکھنے والا شخص اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے"۔

صحیح مسلم حدیث نمبر (١٩٧٧)

اور ایک روایت میں ہے کہ:

" تو وہ اپنے بال اور جلد میں سے کچھ بھی نہ کاٹے"۔

اور بشرہ انسان کی ظاہری جلد کو کہتے ہیں.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام کا کہنا ہے :

"قربانی کا ارادہ رکھنے والے شخص کے لیے ذوالحجہ کا چاند نظر آنے کے بعد مشروع ہے کہ وہ قربانی کرنے تک اپنے بال اور ناخن اور اپنی جلد نہ کاٹے؛اس کی دلیل بخاری کے علاوہ باقی ائمہ حدیث کی درج ذیل روایت ہے :

ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(إِذَا رَأَيْتُمْ هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُضَحِّيَ ، فَلْيُمْسِكْ عَنْ شَعْرِهِ وَأَظْفَارِهِ)

"جب تم ذوالحجہ کا چاند دیکھ لو اور قربانی کرنا چاہو تو اپنے بال اور ناخن نہ کاٹو"۔

اور ابو داود، مسلم اور نسائی کے الفاظ یہ ہیں :

(مَنْ كَانَ لَهُ ذِبْحٌ يَذْبَحُهُ فَإِذَا أَهَلَّ هِلَالُ ذِي الْحِجَّةِ فَلَا يَأْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا مِنْ أَظْفَارِهِ شَيْئًا حَتَّى يُضَحِّيَ)

”جس کے پاس قربانی کا جانور ہے اور اسے (عید کے روز) ذبح کرنا چاہے تو ذوالحجہ کا چاند نظر آنے کے بعد قربانی کرنے تک اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے“۔

چاہے اپنے ہاتھ سے قربانی کرنی ہو یا کسی کو قربانی کرنے کا وکیل بنایا ہو، لیکن جس کی طرف سے قربانی کی جارہی ہے اس کے حق میں ایسا کرنا مشروع نہیں ہے، مثلا بیوی بچے کیونکہ اس کے متعلق کوئی دلیل نہیں ہے، اور اسے احرام کا نام نہیں دیا جاسکتا ہے، بلکہ محرم شخص تو وہ ہے جو حج یا عمرہ یا پھر دونوں کا احرام

باندھے ۔" انتہی۔ دیکھیں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء(١١ / ٣٩٧)

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء سے درج ذیل سوال کیا گیا:

حدیث میں ہے کہ:

" جو شخص قربانی کرنا چاہے یا اس کی جانب سے قربانی کی جائے تو وہ ذوالحجہ کا چاند نظر آنے سے لیکر قربانی کرنے تک اپنے بال اور ناخن اور اپنی جلد نہ کاٹے"

توکیا یہ ممانعت سارے گھر والوں چھوٹے بڑے سب کے لیے ہے، یا کہ صرف بڑوں کے لیے ہے چھوٹوں کے لیے نہیں ہے ؟

کمیٹی کے علماء کرام کا جواب تھا:

”ہمارے علم میں نہیں ہے کہ حدیث کے الفاظ یہی ہیں جو سائل نے بیان کیے ہیں، بلکہ ہم تو یہ جانتے ہیں کہ امام بخاری رحمہ اللہ کے علاوہ باقی ائمہ نے جو حدیث روایت کی ہے اس کے الفاظ درج ذیل ہیں :

ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

” جب تم ذوالحجہ کا چاند دیکھ لو اور تم میں سے کوئی شخص قربانی کرنا چاہے تو وہ اپنے بال اور ناخن نہ کٹائے “۔

اور ابو داود کے الفاظ یہ ہیں- اور مسلم اور نسائی کے بھی یہی ہیں کہ:

”جس شخص کے پاس قربانی کا جانور ہو اور وہ اس کی قربانی کرنا چاہتا ہو تو ذوالحجہ کا چاند نظر آنے کے بعد قربانی کرنے تک وہ اپنے بال اور ناخن اور اپنی جلد نہ کٹوائے “۔

چنانچہ یہ حدیث قربانی کرنے والے شخص کے لیے ذوالحجہ کا چاند نظر آنے کے بعد سے لیکر قربانی کرنے تک بال اور ناخن کاٹنے کی ممانعت پر دلالت کرتی ہے .

پہلی روایت میں امر اور ترک کا حکم ہے اور اس میں اصل وجوب کا مقتضی ہے، اس اصل سے کسی اور معنٰی میں لینا ہمارے علم میں تو نہیں ہے، اور دوسری روایت میں کاٹنے کی ممانعت ہے، اوراس کا تقاضا تحریم ہے یعنی کاٹنے کی حرمت، اس میں بھی اس معنٰی کے علاوہ کوئی معنٰی لینے کی کوئی دلیل ہمارے علم میں تو نہیں ہے .

تو اس سے یہ واضح ہوا کہ یہ حدیث صرف اس شخص کے لیے خاص ہے جو قربانی کرنا چاہتا ہے، اور جس کی جانب سے قربانی کی جارہی ہے چاہے وہ چھوٹا ہو یا بڑا اس کے لیے اپنے ناخن اور بال کاٹنے کی کوئی ممانعت نہیں ہے، اصل میں اس کے لیے جائز ہے، اور اس اصل کے خلاف ہمارے علم میں تو کوئی دلیل نہیں ہے۔" انتہی .

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (۱۱ / ۴۲۶)

دوم :

استطاعت نہ ہونے کی بنا پر جو شخص قربانی نہیں کرنا چاہتا ہے اس کے لیے ناخن اور بال کاٹنا حرام نہیں ہے، اور جو شخص قربانی کرنا چاہتا ہو اور وہ اپنے بال اور ناخن کاٹ لے تو اس پر

کوئی فدیہ لازم نہیں آتا، لیکن اس کے لیے توبہ و استغفار کرنا واجب ہے .

ابن حزم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

جو شخص بھی قربانی کرنا چاہتا ہو تو اس پر فرض ہے کہ ذوالحجہ کا چاند نظر آنے کے بعد قربانی کرنے تک وہ اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے، نہ تو حلق کرائے اور نہ ہی بال چھوٹے کروائے، اور جو شخص قربانی نہیں کرنا چاہتا ہے اس کے لیے یہ ضروری نہیں ہے۔

دیکھیں: المحلی ابن حزم (٦ / ٣)

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

”جب یہ ثابت ہو گیا تو پھر ناخن اور بال نہیں کاٹے جائیں گے، اور اگر کوئی ایسا کرے تو اسے توبہ و استغفار کرنا ہو گی، بالاجماع اس پر کوئی فدیہ نہیں ہے، چاہے وہ یہ فعل عمداً کرے یا بھول کر.

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (۹ / ۳۴۶)

فائدہ :

امام شوکانی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

اس نہی میں حکمت یہ ہے کہ: کامل اجزاء آگ سے آزادی کے لیے باقی رہیں، اور ایک قول یہ ہے کہ: محرم کے ساتھ تشبیہ کی بنا پر .

یہ دونوں وجہیں امام نووی ؒ نے بیان کی ہیں، اور اصحاب شافعی سے بیان کیا جاتا ہے کہ دوسری وجہ غلط ہے؛ کیونکہ نہ تو وہ عورتوں سے علیحدہ ہوتا ہے، اور نہ ہی خوشبو اور لباس کا استعمال اس کے لیے ممنوع ہے اس کے علاوہ باقی اشیاء جو حالت احرام میں ممنوع ہیں وہ بھی ممنوع نہیں ہیں۔

دیکھیں: نیل الاوطار (۵ / ۱۳۳)

واللہ اعلم.

اسلام سوال وجواب

(طالبِ دُعا: azeez90@gmail.com)

IslamHouse.com